

پڑے، عاشق کے محبت بھرے دل پر پڑے۔

بظاہر مطلب یہ نہیں کہ واقعی ہر ذرے پر ایک ایک دل باندھا گیا۔ مطلب یہ ہے شوق کی بے قراری اور بے تابی ایسی صورت اختیار کر گئی تھی کہ خاک کا ذرہ ذرہ عاشق کا دل معلوم ہوتا تھا تاکہ سواری کا پاؤں اسی پر پڑے۔

بقول طباطبائی ذروں کی جھلکا سبٹ اور پیشِ دل میں وجہ شبہ ظاہر ہے۔

۲۔ لغات : اہل بنیش : اہل نظر۔ حقیقت ہیں۔

شعر میں آئینے سے مراد فولادی آئینہ ہے، اسی میں جوہر ہوتے ہیں، جو زنگ لگ جانے سے سبزی مائل ہو جاتے ہیں۔ زنگ ہی کی بدولت انھیں طوطی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

تشریح :- محبوب کے پیشِ نظر آئینہ تھا اور وہ ناز و انداز کی شوخیاں دکھا رہا تھا، جن کی وجہ سے پورا منظر حیرت خانے میں تبدیل ہو گیا اور آئینے کے جوہر اہل نظر کے نزدیک بیتاب ہو کر طوطی بسمل کی طرح ٹپ اٹھے۔ گویا آئینے کے جوہروں کو طوطی بسمل قرار دے دیا ہے۔

۳۔ لغات - عربہ میداں : میدانِ جنگ۔

عجزِ ہمت : ہمت کی پستی۔

تشریح : اُمید اور نا اُمیدی میں کشمکش شروع ہوئی اور اس نے میدانِ جنگ کا سامنگامہ بپا کر دیا۔ پستِ ہمتی نے سوال کرنے والے کے دل کو اپنے ظلم میں جکڑ لیا۔

جب کوئی شخص سوالی بن کر کسی کے سامنے جاتا ہے تو اس کے دل میں امید و نا اُمیدی کے درمیان کھینچ تان شروع ہو جاتی ہے۔ اُمید یہ کہ کچھ مل جائے گا اور نا اُمید یہ کہ شاید سوال ٹھکرا دیا جائے اور کچھ نہ ملے۔ یہ کشمکش اور یہ منگامہ انسان کی پستِ ہمتی کا نتیجہ ہے۔ پستِ ہمتی ہی اسے سائل بناتی ہے اور سوال پر آمادہ کرتی ہے۔ اگر اس میں ہمت ہو تو قوتِ بازو سے کام لے کر ہر مشکل کو دور کرے اور ہر کٹھن کام کو سہل